قصیدہ در مدح نواسۂ رسول الزمن حضرت امام حسن علیہ السلام

لسان الشعراء سید مجاور حسین نقوی تمناؔ جائسی

اُدھر تو فاطمہ کی گود میں روئے حسن چمکا
اِدھر فرط مسرت سے رخِ خیبر شکن چمکا

مہِ روزہ کی پندرھویں کو جب روئے حسن چمکا
تو رشک آیا جناں کو یوں مدینے کا چمن چمکا

اذاں میں نام احمدؐ سن کے یوں روئے حسن چمکا
شب معراج جیسے چہرۂ شاہ زمن چمکا

گلستاں میں شجر یوں چاندنی کا آج چمکا ہے
شب مہ میں عروس نو کا جیسے پیرہن چمکا

ضیائے روئے شبرؑ تیری ضو میں ہو گئی شامل
مقدر اور بھی اب تیرا اے شمع لگن چمکا

خوشی نے آج یوں پہلو میں میرا دل کیا روشن
صدف کے بطن میں جیسے کہیں درّ عدن چمکا

پکار اٹھے یہ سب ہے ایک جوہر دار آئینہ
ترا تختہ کچھ ایسا باغ میں اے نسترن چمکا

خوشی سے دفعتاً دل یوں ہی چمکا تیرہ بختی میں
اندھیری رات میں مار سیہ کا جیسے من چمکا

یہ کس کمسن ادا کو آج تھم تھم کے ہنسی آئی
کہ اک کوندا سا رہ رہ کر تہہ چرخِ کہن چمکا

نظر کی خیرگی سے دید نا ممکن نہ ہو جائے
ارے اتنا بھی محفل کو نہ شمع انجمن چمکا

پکارا میں نئی اک گوہر غلطاں پہ اب آئی
نہاتے وقت جب آب مصفا سے وہ تن چمکا

گلستاں کی طرح صحرا میں بھی جوش مسرت ہے
وہ دیکھو چوکڑی بھرتا ہوا کوئی ہرن چمکا

تصور اس لبِ رنگیں کا آیا یہ مرے دل میں
کہ گھر کے تنگ گوشے میں کہیں لعل یمن چمکا

جھکی جاتی ہے چشمِ نرگسِ شہلا اب اے سنبل
ارے یوں تو نہ زلفیں او گلستاں کی دلہن چمکا

یہ کس کے نور رخ سے یوں مری تربت ہوئی روشن
کہ دل چمکا جگر چمکا جبیں چمکی کفن چمکا

چمک کر باغ کے ذروں نے سارا باغ چمکایا
کہیں تو تختۂ نسریں کہیں پر نسترن چمکا

دلوں پر بجلیاں گرتی ہیں آنکھیں جھپکی جاتی ہیں
ارے یوں تو نہ تیغ برق دم اے تیغ زن چمکا

بپا ہوں لاکھ ہنگامے مگر ویسا نہ چمکے گا
علی کی تیغ سے جنگ احد میں جیسے رن چمکا

رضاؔ جائسی

یوں بدلنے کو تو بدلے گی مشیت ایک دن
خوب تھا ہم بھی جو کر لیتے زیارت ایک دن

اتنے دن غیبت کے کیا کم تھے غموں میں جو کٹے
رہ گئی ہو کاش اب میعاد فرقت ایک دن